اس جہت سے کہ حرف ساکن وتد مین لائی ہین کہ اصل مستفعلن ہے اور مسبغ کہنا اس جہت سے کہ بعد قطع کے سبب باقی
رہا بلکہ بہتر یہہ ہے کہ جیسا قطع کو کہتے ہین کہ عبارت مجموع حذف ساکن وتد مجموع اور تسکین متحرک دوم سے ہے
اوسیطرح ایک تغیر اور ثابت کرین کہ وہ عبارت ہو تسکین متحرک دوم سے اور اس وتد سبب وس تغیر کی شکل اوپیدا متحرک ہو دو ساکن
کے ہو اور بہنے اوس رکن کا کہ جسمین وتد ایسا ہو اعرج نام رکھا اور اعرج بمعنی لنگ ہے منتخب
اور غیاث سے اور مناسبت ظاہر ہے هم وہچنین اگر مستفعلن اخذ شود یعنی وتد مجموع از آخر او بیفتد
یا وزن فعلن آید و بعد ازان در آخر مصرع ساکن دو شود تا بر وزن فعلان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم
اخذ است و ہم مسبغ بل اولی آن باشد کہ ساکن دوم از بقیہ وتد نہند کہ اسقاط کردہ اند و گویند کہ از
وتد دو حرکت و دو حرف بیفتادہ ست و حرفی ساکن ماندہ و مارکنی را کہ وتد او چنین بود مطموس نام
نہادیم ست اور اسیطرح اگر مستفعلن اخذ ہو یعنے وتد مجموع اوسکے آخر سے گرے کہ بروزن
فعلن ہو اور بعد اوسکے آخر مصرع مین دو ساکن آئین کہ بروزن فعلان ہو جاے نچاہیے کہنا
کہ یہہ رکن اخذ مسبغ ہے بلکہ بہتر یہہ ہے کہ ساکن دوم کو بقیہ وتد سے جانین جسکو گرا دیا ہے اور
کہین کہ وتد سے دو حرکتین اور دو حرف گرے اور ایک حرف ساکن رہگیا یعنے عین اور لام اور
دونون حرکتین اونکی علن سے گرین اور نون کہ حرف ساکن تھا باقی رہا یا اِن تینون حرفون سے
کوئی حرف ساکن باقی رہا اور بہنے اوس رکن کا کہ وتد اوس مین ایسا ہو مطموس نام رکھا اور
مطموس بمعنی نابود اور طمس بالفتح ناپدید کرنا اور دور ہونا لطائف اور کشف اور منتخب او غیاث سے
اس مقام پر شرح مین عجب عبارت لکھی ہے ش لفظ دوم بعد لفظ ساکن در عبارت از غلطی کاتب ست
تم کلامہ هم وہچنین اگر از فاعلاتن در صورتی کہ خبن واجب بود و فاع ماند نتوان گفت کہ این رکن
محذوف مطموس ست کہ انگاہ مخبون نبودہ باشد بل اولی آن باشد کہ این دو ساکن را از بقیہ وتد نہند
و گویند دو حرکت و یکحرف از وتد افتادہ است و دو ساکن بماندہ و مارکنی را کہ چنین بود مدروس نام
نہادیم ست اور اسیطرح فاعلاتن مین جسوقت خبن واجب ہو فعلاتن بنائین اوس سے
فاع بنے نکہنا چاہیے کہ یہہ رکن محذوف مطموس ہے اسواسطے کہ وہ رکن مخبون نرہیگا
جب فعلاتن مین تن حذف کیا فعلا رہا اور جب طمس سے دو حرکتین اور دو حرف گرے ایک
متحرک ایک ساکن رہا فع ہوا بعد کہ اسباغ سے فاع ہوا پس اسباغ اور خبن یعنی نقصان اوس

زیادت جمع نہین ہوسکتی اور باوجود مسباغ کے خبن نہین کہہ سکتے اور خبن کو اوس مین شرط کیا ہے
پس کوئی بات نہ بنی لہذا بہتر یہہ ہے کہ ان دونون ساکنون کو جو فاع مین ہین بقیہ وتد سے جانین
اور کہین کہ دو حرکتین اور ایک حرف وتد سے گرا اور دو ساکن رہگئے اور ہمنے اوس رکن کا کہ ایسا ہو
مدروس نام رکھا اور مدروس لیبین مہملہ کہنہ شدہ و ناپدید شدہ و بیرونق غیاث سے ھم واگر
در شعر عربی مانند این حالہا افتادی لاشک ہمچنین کردندی ت اور اگر شعر عربی مین ایسے حال واقع
ہوتے ایسا ہی کرتے ھم و چون آنچہ معنی مقرر شد فروعی کہ ارکان مذکور را در شعر فارسی افتد از آنچہ
عروضیان عرب آوردہ اند یاد کنیم و گوئیم ت اور جب یہہ معلوم مقرر ہوئے جو فروع کہ ارکان مذکورہ سے
فارسی مین واقع ہوتے ہین زیادہ اون فرعون سے کہ عروضی عرب کے لائے ہین یاد کرین ہم اور کہین ہم یعنے
تغیرات عرب تبعاً فارسی مین مستعمل ہین اور سوا اونکے جو فارسی مین خاص ہین اونکا بیان ہوتا ہے
ھم فعولن را در شعر فارسی فرعی دیگر است و آن فعولان است کہ مسبغ باشد و در متقارب افتد ت
فعولن کی شعر فارسی مین ایک فرع اور ہے اور وہ فعولان ہے کہ مسبغ ہے اور متقارب مین آتی ہے
ساتھ زیادت ایک ساکن کے آخر مین ھم و فاعلن را چہار فرع دیگر است افاعلان و این مذال است ب
فعلان و این مخبون مذال است ج فعلن و این مخبون مسکن است د ہرچند در وزن ہمان است کہ
مقطوع اما علت تغیر غیر آنست و ہرچند این تغیر بحقیقت در شعر عربی ہم واقع است اما آنجا در شمار نیاوردہ ام
کہ اقتضای مخالفت این قوم میکردم فعلان و آن مخبون مسکن مذال است و این فرعہا در مدید و بسیط
کہ بتکلف گویند و در عرب ہم واقع باشد ت اور فاعلن کی چار فرعین اور ہین پہلی فاعلان
اور یہہ مذال ہے یعنے حرف ساکن وتد مین زیادہ ہوا ہے دوسری فعلان بکسر عین اور یہہ مخبون
مذال ہے تیسری فعلن بسکون عین اور یہہ مخبون مسکن ہے ہرچند یہہ وزن وہی ہے مقطوع لیکن
علت تغیر کی یہان سوا اوسکے ہے اسواسطے کہ قطع آخر مصراع مین آتا ہے اور یہہ مخبون مسکن سب
جگہہ اور ہرچند یہہ تغیر بحقیقت شعر عربی مین بھی واقع ہے جیسے اس بیت مین ہے ع یا محبوب لی
اور کہا روحی ٭ وارحم قلبی فاجلس عندی ٭ مگر اوس جگہہ گنتی مین نہ لائے ہین کہ مقتضی مخالفت
اہل عروض تھا یعنے وہان بیان کیا کہ فروع فاعلن دو ہین مخبون اور مقطوع اور بطریق احتمال کے
ذکر کیا کہ یہہ فعلن مخبون مسکن فرع ثالث ہے اور عجم تا کہ مین خاص ہے یعنے جگہہ آتی ہے

بخلاف اور بحرونکے کہ وہان آخر مصراع مین آتی ہے اور اوسکو مقطوع کہتے ہین چوتھے فعلان
بسکون عین وہ مجنون مسکن مذال ہے آور یہہ فروع مدید اور بسیط مین کہ بہ تکلف کہتے ہین اور عرب
مین بھی واقع ہوتے ہین اور حدایق مین تین فرعین اور لکھی ہین فع احذ اور فعَل مخلّع اور
اور فاعلاتن مرفل غالب کہ یہہ تینون فرعین مخترع متاخرین ہون ہم و مفاعیلن را دوازدہ فرع دیگر است
امفاعیلان و این مسبغ است و در ہزج اقترب فعولان و این مقصور است و در ہزج و مضارع افتد
ج فعول و این محذوف مقصور است و بعضی متاخران این را ازل نام نہادہ اند و فعَل و این محذوف
مرتین است و بعضی متاخران این را مجبوب نام نہادہ اند و این ہر دو در ہزج و مضارع افتد مفعولان
مخنق مسبغ باشد سیم مفاعیلان بر کن ماقبل متصل شود تا اگر مکفوف باشد سالم نماید و باقی برین ذرہ
بماندست اور مفاعیلن کی بارہ فرعین ہین پہلی مفاعیلان یہہ مسبغ ہے اور ہزج مین آتی ہے
دوسری فعولان یہہ مقصور ہے یعنے جب مفاعیلن سے نون گرا کر ماقبل کو اوسکے ساکن کیا مفاعیل
بسکون لام ہوا فعولان اوسکے مقام پر لائے تا التباس مفاعیل مکفوف سے ہو اور یہہ فرع ہزج
اور مضارع مین آتی ہے تیسری فعول بسکون لام یہہ محذوف مقصور ہے یعنے جب مفاعیلن سے
لن حذف کیا مفاعی رہا بعد اوسکے قصر کیا مفاع بسکون عین رہا فعول اوسکے مقام پر لائے اور بعضے
متاخرون نے اسکا ازل نام رکھا ہے اور یہہ ازل زلل سے ہے اور زلل بفتحتین اور بزا معجمہ بے گوشت
ہونا ران کا غیاث اللغات سے اور بعضون نے اس فعول کو اہتم کہا ہے یعنے جمع ہونا حذف و قصر کا
ہتم ہے اور جمع ہونا حذف اور قصر اور خرم کا ثلل پس فعول اہتم ہے اور مفاع ازل اور ہتم بالفتح
جڑ سے دانتونکا ٹوٹنا غیاث سے چوتھی فعَل بتحریک عین اور سکون لام اور یہہ محذوف مرتین
یعنے مفاعیلن سے ایک مرتبہ حذف سے لن گیا اور دوسری مرتبہ عی پس مفا رہا فعل اوسکے مقام پر
آیا بعضے متاخرون نے اسکا نام مجبوب رکھا ہے اور مجبوب لغت مین بمعنی ہر دو خصیہ بریدہ ہے جب
اور جب بفتح جیم اور سکون با معنی قطع کرنا غیاث سے وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ دونون سبب اس سے
گرتے ہین اور یہہ دونون یعنے فعول فعل ہزج اور مضارع مین آتی ہین اور بعضون نے کہا ہے
کہ فرع ازل طویل مین بھی آتی ہے کذا فی الحدایق پانچوین مفعولان مخنق مسبغ میم مفاعیلان کا
رکن ماقبل سے متصل ہوتا ہے پس وہ رکن ماقبل اگر مکفوف ہے سالم معلوم ہوتا ہے یعنے مشابہ

بسالم بروزن مفاعیلن اور باقی بروزن مفعولان رہجاتا ہے اور مخنق اسی کو کہتے ہین جاننا چاہیے کہ لام
مفاعیلن کا جو میم مفاعیلان سے متصل ہوا یہ مشابہ بسالم ہوا نہ سالم اور یہ مفعولان جو باقی رہا میم اسی رکن
مین شامل رہا حقیقۃً اسی لحاظ سے محقق علیہ الرحمہ نے اس مفاعیلان مخنق مسبغ کو فروع مین بڑہایا ہے
چنانچہ معلوم ہوگا اور نزدیک بعضون کے رکن اول سالم ہے اور رکن ثانی اخرم مسبغ وہ لوگ اس کے
مخنق کہنے کو تکلفات بیہودہ سے جانتے ہین ھم دُ مفعولن مخنق و پس ز فاعلن مخنق مقبوض ح مفعول
مخنق مکفوف ط فعلان مخنق مقصور ت چھٹی فرع مفعولن یہہ مخنق ہے اور پس ساتوین فاعلن یہہ
مخنق مقبوض ہے آٹھوین مفعول یہہ مخنق مکفوف ہے نوین فعلان یہہ مخنق مقصور ہے پس مفاعیلن
سے جب صدر و ابتدا مین میم ساقط ہوگا اور بجاے فاعیلن مفعولن لائین گے اخرم کہین گے اور
جب حشو مین میم مفاعیلن کا رکن اول سے ملجائے گا ساقط ہوگا باقی رہے گا فاعیلن اوسکے عوض مفعولن
لائین گے اوسکو مخنق کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور
حرف یا بسبب قبض کے ساقط ہوجائے گا فاعلن رہے گا اوسکو مخنق مقبوض کہین گے اور جب مفاعیلن
مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور نون بسبب کف کے ساقط ہوجائے گا فاعیل بضم لام
رہے گا اوسکے مقام پر مفعول بضم لام لائین گے اوسکو مخنق مکفوف کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم
بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور نون مع حرکت ماقبل قصر سے گرجائیگا فاعیل بسکون لام رہیگا
اوسکی جگہہ پر فعلان لائین گے اوسکو مخنق مقصور کہین گے اور یہی فاعلن فروع تازی مین اشتر یعنے اخرم
مقبوض اور یہی مفعول اخرب یعنے اخرم مکفوف تہا عمری فعلن مخنق محذوف یا فاع مخنق ازل مع فع مخنق مجبوب
و این جملہ در ہزج مکفوف و مضارع و قریب افتد چنانکہ در غیر مخنق ت دسوین فرع فعلن یہہ مخنق
محذوف ہے گیارہوین فاع یہہ مخنق ازل ہے بارہوین فع یہہ مخنق مجبوب ہے جب مفاعیلن مین
میم رکن اول سے ملا اور لن حذف سے ساقط ہوا فاعی رہا اوسکی جگہہ پر فعلن بسکون عین آیا اسکو
مخنق محذوف کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم رکن اول سے ملا اور زلل سے یعنے اجتماع حذف
و قصر سے لن اور حرف یا مع حرکت ماقبل ساقط ہوتی فاع رہگیا اسکو مخنق ازل کہین گے اور جب مفاعیلن
مین میم رکن اول سے ملا اور جب سے یعنے حذف و قطع سے عیلن گر گیا فا رہا اوسکی جگہہ فع آیا اسکو
مخنق مجبوب کہین گے اور یہہ فرعین یعنے ہفتم سے دوازدہم تک ضمن تخنیق سے ہے ہزج مکفوف اور

مفاعیلن

مضارع اور مقتضب مین آتے ہین جیسے غیر مخنق یعنے تخنیق جنہین شودہ بھی ان تین بحر وبین آتی
ہین ح قولہ این جملہ یعنی از زحافات پنجم تا یازدہم درین سہ بحر یافتہ شود تم کلامہ معلوم نہین کہ فرع دوازدہم
کس قصور پر اس شمار سے خارج ہوئی اور محقق علیہ الرحمہ نے اخرج کو بمکفوف مقید کیا بخلاف مضارع
او مقتضب کے اسواسطے کہ اخرج مکفوف اور غیر مکفوف مستعمل ہے اور مضارع اور مقتضب سوا مکفوف
کے مستعمل نہین م فاعلاتن مجموعی را ہفت فرع دیگر است امفعولان واین مخبون مسکن مسبغ است
وظاہر آنست کہ مشعث مخبون مسکن ست چنانکہ گفتیم پس فرع مشعث مسبغ باشد وباین سبب مفعولن را
کہ مخبون مسکن است اینجا نیاوردیم ت اور فاعلاتن مجموعی کی ساتھ فرعین ہین پہلی مفعولان
اور یہہ مخبون مسکن مسبغ ہے پس فاعلاتن مین جب خبن کیا فعلاتن بتحریک عین ہوا اور جب
مسکن کیا فعلاتن بسکون عین ہوا اور جب مسبغ کیا فعلاتان ہوا اوسکو منقول بہ مفعولان کیا اور
ظاہر ہے کہ یہہ وہی مفعولن مشعث یعنے مخبون مسکن ہے جسکو سابق مین بہ تفصیل بیان کر چکے ہین
اور یہہ مفعولان فرع اوس مفعولن مشعث کی ہے کسواسطے کہ جب مفعولن مین اسباغ کیا مفعولان ہو گیا
اور اسی سبب سے مفعولن کو اس جگہہ نلائے ہم کسواسطے کہ اوسکو فروع تازی مین لکھہ چکے ہین الحمد
مفعولان کو کہ مختصہ فارسی ہے اس جگہہ لائے ہم م ب فعلان واین مشعث مقصور است ت
دوسرے فعلان بسکون عین جب مفعولن مشعث کو مقصور کیا نون حذف ہوا اور لام ساکن مفعول رہا
منقول بہ فعلان ہوا م ج فعلن واین مشعث محذوف است وعلت این نیز آنست کہ در ابتر گفتہ آمد
ہر چند دروزن یکے است واین ہر سہ در رمل وخفیف ومجتث افتد ت تیسرے فعلن بسکون عین
اور یہہ مشعث محذوف ہے جب مفعولن مشعث کو محذوف کیا لن کہ سبب تھا گر گیا مفعو منقول بہ فعلن
ہوا اور علت اسکی سوا اوسکے ہے کہ ابتر مین کہی گئی ہر چند وزن ایک ہی یعنے سابق مین فعلن کو
ابتر کہا تھا کہ بتر اجتماع حذف وقطع کو کہتے ہین جب فاعلاتن کو محذوف کیا فاعلا رہا بعد اوسکو فاعلا
قطع سے فاعل ہو کر منقول بہ فعلن ہوا پس وزن ایک ٹھہرا گر علتین دو اور یہہ تینون فرعین یعنے
مفعولان اور فعلان اور فعلن رمل اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین م د فعول واین مخبون محذوف اخرج است
ت چوتھے فعول بسکون لام یہہ مخبون محذوف اخرج ہے جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا
اور جب حذف کیا فعلا رہا اور جب اخرج کیا یعنے وتد کا متحرک دوم کہ لام ہے ساکن کیا فعلا بتحریک

اور دو ساکن رہے وہ منقول بہ فعول ہوا ہم وہ فعَل واین مجنون محذوف مقطوع است ت پانچوین
فعل بحر ترکیب مین یہ مجنون محذوف مقطوع ہے جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا اور جب حذف
کیا فعلا ہوا اور جب قطع کیا فعل رہا بعضے اسکو مربوع کہتے ہین ہم وفاع واین محذوف مطموس
یا مجنون محذوف مدروس است ت چھٹے فاع اور یہہ محذوف مطموس یا مجنون محذوف مدروس
سے ہے فاعلاتن کو جب محذوف کیا فاعلا رہا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرائین ساکن
آخر رہا فاع ہوا یا فاعلاتن کو جب مجنون محذوف کیا فعلا ہوا بعدہ درس سے ایک حرف اور دو حرکتین
گرائین فاع ہوا ہم رفع واین محذوف اخذ یا مجنون محذوف مطموس واین چہار در رمل و مجتث
اختدست ت ساتوین فع اور یہہ محذوف اخذ یا مجنون محذوف مطموس ہے یعنے فاعلاتن جب
محذوف ہوا فاعلا رہا بعدہ حذ سے وتد گر گیا بجاے فاع فع لائے یا فاعلاتن خبن اور حذف سے
فعلا ہوا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرین ساکن آخر رہا فا کو ساتھ فع کے بدل کیا اور یہہ
چارون فرعین یعنے فعول اور فعل اور مفاع اور فع رمل اور مجتث مین آتی ہین ہم وفاع لاتن مفروقی آ
سہ فرع دیگر است افعلن و این محذوف مقصور ست و بروزن فعلن است کہ ابتر است در فاعلاتن مجموعی
یا مجنون مسکن محذوف کہ ہم آنجا باشد اما اینجا علت دیگر است ت اور فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین
اور ہین پہلی فعلن بسکون عین اور یہہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو محذوف کیا فاع لا رہا اور
جب قصر کیا یعنے الف کو دور کر کے لام کو ساکن کیا فاع ل رہا منقول بہ فعلن ہوا اور یہہ فعلن مفروقی
بروزن فعلن ابتر مجموعی ہے یا مجنون مسکن محذوف بطور فارسی کہ یہہ علت بھی مجموعی مین ہوتی ہے
مگر یہان یعنے مفروقی مین علت اور ہے اسواسطے کہ خبن مفروقی مین نہین ہوسکتا بسبب وتد کے
خبن سبب مین ہوتا ہے اور بتر مفروقی مین نہین ہوسکتا کہ آخر رکن مین وتد نہین اور بتر اجتماع حذف اور
اور قطع ہے اور قطع وتد مین آتا ہے ہم ب فاع مجبوب موقوف است و ہم بروزن فاع است اما
اینجا علت دیگر است ت دوسرے فاع یہہ مجبوب موقوف ہے یعنے جب سے دونون سبب
گرے اور وقت سے عین ساکن ہوا فاع رہا اور یہہ بھی بروزن فاع مجموعی مجنون محذوف مدروس ہے
لیکن یہان علت اور ہے کسواسطے کہ خبن اس جگہہ اول رکن مین نہین ہوسکتا بسبب اسکے کہ وتد
ابتدا مین ہے اور درس آخر مین نہین ہوسکتا اسواسطے کہ درس وتد مین آتا ہے اور یہان وتد بیچ مین ہے

ص ج فع واین مجبوب مکشوف است وہم بروزن فع است کہ گفتہ آمد واین ہر سہ در مضارع افتد
ت تیسرے فع یہہ مجبوب مکشوف ہے جب فاع لاتن کو جب کیا دونون سبب گر کے فاع رہا پھر
کشف سے فا ہوا اسکواسطے کہ کشف گرانا متحرک دوم وتد مفروق کا ہے پس فا منقول بہ فع ہوا اور یہہ
بھی بروزن فع مجموعی سے ہے کہ کہا گیا فع مجموعی مین محذوف احذ تھا یا مجبون محذوف مطموس بطور
فارسی اور یہان مفروقی مین علت اور ہے کسواسطے کہ خبن مفروقی مین بسبب ہونے وتد کے
اول رکن مین نہین ہوسکتا اور احذ بھی نہین ہوسکتا کہ بعد حذف کے فاع لن رہتا ہے اور حذذ
وتد کو گراتا ہے اور یہان وتد آخر رکن مین نہین ہے اور یہہ تینون فرعین یعنے فعلن اور فاع اور
فع مضارع مین آتی ہین ص ج مستفعلن مجموعی را چہار فرع دیگر است مفعولان واین اعرج است
ودر رجز اید ودر بسیط ہم بکار دارند ت اور مستفعلن مجموعی کی چار فرعین اور ہین پہلی مفعولان
اور یہہ اعرج ہے عرج وتد کی متحرک دوم کو ساکن کرتا ہے پس مستفعلن بتسکین لام مفعولان ہوا یہہ
فرع رجز مین آتی ہے اور بسیط مین بھی استعمال کرتے ہین ص ب مفعولان واین مطوی مسکن مذال است
ودر وزن ہمان است اما در علت دیگر ودر رجز وسریع ومنسرح آیدت دوسرے مفعولان یہہ
مطوی مسکن مذال ہے جب مستفعلن کو طے کیا مستعلن رہا بعدہ بتسکین عین مفعولن ہوا اور اذالہ سے
مفعولان اور وزن مین وہی مفعولان اول ہے جسکو اعرج کہا مگر یہان علت اور ہے یعنے طے
اور تسکین اور اذالت اور یہہ فرع رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہے جیسا کہ اوزان بحور مین معلوم
ہوگا ص ج فاع واین احذ مقصور است ت تیسرے فاع اور یہہ احذ مقصور ہے جب مستفعلن مین
احذ سے علن گر گیا مستف رہا بعدہ قصر سے ف ساقط اور تے ساکن ہوئی مست منقول بہ فاع ہوا
ص ب فع واین احذ محذوف است در رجز ومنسرح آیدت چوتھے فع اور یہہ احذ محذوف ہے جب
مستف احذ مین حذف کیا تف گر کے مس رہ گیا منقول بہ فع ہوا اور یہہ دونون فرعین یعنے
فاع اور فع منسرح مین آتی ہین ص وسس تفع لن مفروقی را فرعی دیگر نبود ت اور مس تفع لن مفروقی
کی کوئی فرع اور نہین ہے ص ومفعولات را چہار فرع دیگر است افعلان واین مخبول موقوف است
ودر سریع افتد ومسکن این وزن ہم انجا شاید وآن وزنی دیگر است اما عروضیان ذکر بیش نکردہ اند
ت اور مفعولات کی چار فرعین اور ہین پہلی فعلان بتحریک عین اور یہہ مخبول موقوف ہے خبل اجتماع

یعنی وسطی کو کہتے ہین پس مفعولات سے جب فے گری اور وہ ہو گرا معلات رہا بعدہ وقف سے تے
ساکن ہوئی مُعلات منقول بہ فعلان بتحریک عین ہوا اور یہ فرع سریع مین آتی ہے اور مسکن اس وزن کا
یعنے فعلان بسکون عین بھی سریع مین چاہیے اور یہ وزن اور ہے مگر عروضیون نے ذکر زیادہ نہین کیا
ہے یعنے فعلان متحرک العین سے زیادہ نہین کیا ہے فعلان بسکون العین نہین لائے ہین هم با فعلن
و این مجبول مکشوف مسکن است و بر وزن اصلم است اما اینجا علت دیگر است و هم در سریع افتد ست
دوسرے فعلن بسکون عین اور یہ مجبول مکشوف مسکن ہے یعنے خبل سے باسقاط فا و واو مُعلات
اور کشف سے باسقاط تا مُعلا اور تسکین ہے سے بسکون عین مُعلا ہوا فعلن اوسکے مقام پر آیا اور یہ فعلن
بر وزن اصلم ہے صلم وتد کو مفعولات سے گرانا ہے جب مفعو رہا فعلن ہوا یہ وزن سابق عربی مین بیان
کیا اور فعلن مجبول مکشوف مسکن ہے اس جگہ فارسی مین پس اسکی علت اور ہوئی اور یہ منسرح بھی
مثل فعلان کے سریع مین آتی ہے هم ج فاع و این اصلم مقصور است ست تیسرے فاع اور یہ اصلم
مقصور ہے صلم سے وتد گرا مفعو رہا بعد اوسکے قصر سے واو گرا عین ساکن ہوا اوسکے مقام پر فاع آیا هم
رفع و این اصلم محذوف است و هر دو در سریع و منسرح افتد ست چوتھے فع اور یہ اصلم محذوف ہے
صلم سے وتد اور حذف سے سبب گرا فع رہا اور یہ دونون فرعین یعنے فاع اور فع سریع اور منسرح
مین آتی ہین هم این است فروع این اصول کہ جہت اعتبار عروض پارسی بر آنچہ گفتہ آمد زیادت شود
و جملہ این سی و پنج است ست یہ ہین فرعین اصول کی باعتبار عروض پارسی کے کہ زیادہ ہین
فروع تازی سے اور یہ سب فرعین عروض فارسی کی پینتیس ہین اس حساب سے کہ فعولن کی ایک
فرع اور فاعلن کی چار فرعین اور مفاعیلن کی بارہ فرعین اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین اور
فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین اور مستفعلن متصل کی چار فرعین اور مفعولات کی چار فرعین یہ سب
پینتیس ہوئین هم و از اوزان دو وزن دیگر با آنچہ آوردیم الحاق باید کرد یکے خماسی و آن فعلان ست
و دیگر ثمانی و آن مفاعیلان است ست اور اوزان سے دو وزن اور ساتھ انکے ملحق کیا چاہیے ایک
خماسی وہ فعلان ہے یعنے فعلان مجبول موقوف مسکن فروع مفعولات سے ہے کہ عروضیون نے اوسکو
شمار نہین کیا ہے دوسرا ثمانی وہ مفاعیلان ہے یعنے مفاعیلان مخنق سبغ فروع مفاعیلن سے
کہ اتصال مفاعیل مکفوف سے میم اوسکا ساکن ہو جاتا ہے اس جگہ صاحب حاشیہ نے یہ حاشیہ

لکھا ہے ح قولہ وآن مفاعیلان است مخفی نماند کہ این فرع در فروع مفاعیلن سابقاً مذکور شدہ است
پس زیادت والحاقش بفروع سابقہ معنی ندارد تمّ کلامہ اس نافہمی پر اسقدر بیباکی اُنہین کا کام ہے
ہم والقاب تغیرات بسیطہ سہ در افزاید اعرج و مطموس و مدروس و مرکب چہار در افزاید مسکن و مخنق و
ازل و مجبوب و مسکن را از آن سبب در مرکبات شمردیم کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول از وتد است
وآن تغیر بسیط باشد اما وقوعش موقوف ست بر تغیر سابق پس جملہ فروع صدر و ہشت ست و جملہ اوزان
جمل و جملہ القاب تغیر مؤلف چہل و یک ست اور القاب تغیرات بسیطہ یعنی مفرد کے تین بڑہتے
ہین اعرج اور مطموس اور مدروس اور مرکب چار بڑہتے ہین مسکن اور مخنق اور ازل اور مجبوب اور
مسکن کو اس سبب سے مرکبات مین شمار کیا کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول وتد ہے اور
وہ تغیر مفرد ہے مگر وقوع اوسکا موقوف ہے تغیر سابق پر اسواسطے کہ جب جزو اول سبب پہلے گا
اور ساکن سبب مخبن کر جاوے گا اور متحرک باقی ماندہ سبب کا متحرکات وتد سے ملے گا اسی تغیر
متحرک اوسط ہوگی پس گویا یہہ تغیر بھی مرکب ہوا تغیر جملہ فروع ایکسو سے آٹھہ ہوتے ہین یعنی فروع
تازی تہتر لکھے تھے اونپر فروع فارسی پینتیس بڑہتے جملہ ایکسو آٹھہ ہوے اور سب اوزان چالیس
ہوتے ہین اسلیے کہ اوزان فروع تازی اڑتیس لکھے تھے اونپر اوزان فارسی دو بڑہے ایک تو دوسرا
مفاعیلان کہ یہی دو زائد اوزان تازی سے ہین پس جملہ اوزان چالیس ہوے اور تیسرا وزن فعلان
مسکون العین بھی فارسی ہین مگر وہ تابع فعلان متحرک العین ہے جو تازی ہین آیا ہے اور اسیواسطے
متحرک العین مین سکون عین جائز رکھا ہے پس یہہ وزن موہوم گویا منجملہ اوزان فروع تازی نہین ہے
لہذا اوسکو شمار نہین کیا اور جملہ القاب غیر مؤلف اکتالیس ہوتے ہین اسواسطے کہ تصریح چونتیس
لقب کی تازی مین کی تھی فارسی مین سات بڑہے اعرج مطموس مدروس مسکن مخنق ازل مجبوب جملہ اکتالیس
ہوے ہم و باشد کہ بعضی تغیرات را بسبب مشارکت با تغیری دیگر لقبی دیگر باشد چنانچہ دو سبب خفیف
متوالی افتد از یک رکن یا دو رکن حال دو ساکن آن دو سبب کہ میان ایشان یک متحرک بیش نباشد
خالی نبود و رہنا از آنکہ با سقوط ہر دو ہم جائز نبود یا جائز بود و قسم دوم را حکمی نبود اما قسم اول خالی نبود
از آنکہ ثبوت ہر دو ساکن ہم جائز بود یا نبود اگر جائز بود و لامحالہ سقوط یک ساکن از ہر دو لابعینہ ہم
جائز بود پس گویند میان این دو ساکن معاقبہ ہست اور کبھی بعضے تغیرات کا بسبب شرکت تغیر ثانی

سے کے ایک لقب اور ہوتا ہے جیساکہ جب دو سبب خفیف متوالی واقع ہون ایک رکن مین مثل مستفعلن
اور مفاعیلن کے یا دو رکن مین مثل فاعلاتن فاعلاتن اور فاعلاتن فاعلن کے حال اون دو ساکنون کا
اون دو سببون مین کہ درمیان اونکے ایک متحرک سے زیادہ نہین ہے مثلاً مستفعلن مین تے متحرک ہے
درمیان سین اور فے کے اور فاعلاتن فاعلاتن مین نے متحرک ہے درمیان نون اور الف کے خالی نہوگا
دو صورتون سے بنا مین یعنے اصل رکن مین ایک صورت یہہ کہ سقوط اون دو ساکنون کا جائز نہو دوسری
صورت یہہ کہ جائز ہو پس دوسری صورت کے واسطے کوئی حکم نہین ہے عروض مین مگر وہ صورت پہلی
جس مین سقوط دونون ساکنون کا جائز نہو اوس مین بھی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ ثبوت دونون ساکنونکا
بہم جائز ہو دوسری صورت یہہ کہ ثبوت دونون ساکنون کا بہم جائز نہو پس اگر جائز ہو لامحالہ سقوط ایک
ساکن کا دونون سے لابعینہ بھی جائز ہوگا لابعینہ کے یہہ معنی ہین کہ خواہ اول ساقط ہو خواہ ثانی
ایک فرد پر یہہ حکم نہین ہے بلکہ مشترک اور شامل دونون کو ہے پس کہین گے کہ درمیان ان دونون
ساکنون کے معاقبہ ہے یعنے دونون کا سلامت رکھنا بھی جائز ہے اور اونمین سے ایک کا گرانا بھی
جائز ہے اور معنی معاقبہ کے لغت مین پیچھے ایک دوسرے کے آنا ہے کذا فی المنتخب اور مثلاً دو شخص
ایک مرکوب رکھتے ہون کبھی ایک سوار ہو کبھی دوسرا عرب مین کہتے ہین کہ درمیان ان دونون کے
معاقبہ ہے اور معاقبہ نو بحر مین آتا ہے منسرح اور رمل اور وافر اور ہزج اور خفیف اور مجتث اور طویل
اور کامل اور مدید کذا فی البحر زخمہ اور وافر اور کامل مین معاقبہ باضمار و عصب ہوگا ہم و سقوط یکی البتہ
بخبن بود یا بکف اگر بخبن بود (مستفعلن) سقوط دیگر بالطی بود اگر ہر دو ساکن در یک رکن افتد یا بکف بود اگر در
دو رکن افتد (فاعلاتن فاعلاتن ۱۲) و اگر بکف بود سقوط دیگر بالقبض بود اگر در یک رکن افتد یا بخبن چنانکہ گفتہ آمد و رکنی را
کہ بمعاقبہ مخبون شود صدر خوانند و رکنی را کہ در معاقبہ (مفاعیلن ۱۲) مکفوف شود عجز خوانند و رکنی را کہ مشکول شود طرفین
خوانند و رکنی را در معاقبہ سالم بماند بری (کف و خبن) خوانند و اگر ثبوت ہر دو ساکن بہم جائز نبود لامحالہ سقوط یکی لا
بعینہ واجب بود و پس گویند میان این دو ساکن مراقبہ است اور اون دونون ساکنو نمین سقوط
ایک کا البتہ بخبن ہوگا یا بکف اگر بخبن ہوگا سقوط دوسرے ساکن کا بطے ہوگا اگر دونون ساکن
ایک رکن مین ہین مثل مستفعلن کے کہ اگر سین گریگا مفاعلن ہوگا اور اگر فے گرے گی مفتعلن ہوگا یہ
ہوگا اگر دونون ساکن دو رکن مین ہین مثل فاعلاتن فاعلاتن کے پس سقوط ثانی کا اگر بخبن ہوگا فاعلاتن

فعلاتن ہوگا اور اگر سقوط اول کا بکف ہوگا فاعلات فاعلاتن ہوگا اور اگر سقوط ایک ساکن کا بکف
ہوگا سقوط دوسرے کا یا بقبض ہوگا اگر ایک رکن مین پڑے مثل مفاعیلن کے کہ کف سے
مفاعیل ہوگا اور قبض سے مفاعلن یا بخبن جیسا کہ کہا گیا یعنے دو رکن مین مثل فاعلاتن فاعلاتن
کے کہ بیان اونکا ہوچکا اور جو رکن کہ ساتھ معاقبے کے مخبون ہوگا مثل فاعلاتن فعلاتن کے
اوسکو صدر کہین گے اسواسطے کہ یہہ سقوط صدر رکن مین واقع ہوا ہے اور جو رکن کہ معاقبے سے
مکفوف ہوگا مثل فاعلات فاعلاتن کے اوسکو عجز کہین گے اسواسطے کہ یہہ سقوط آخر رکن مین واقع ہوا ہے
اور جو رکن کہ معاقبے سے مشکول ہوگا یعنے ایک جانب مخبون اور ایک جانب مکفوف مثل فاعلاتن
فعلات فاعلاتن کے اوسکو طرفین کہین گے اسواسطے کہ حذف حرف سبب کا دونون طرفون رکن مین
واقع ہوا ہے اور جو رکن معاقبے سے سالم رہے گا اسواسطے کہ ثابت رکھنا ہے دونون کا جائز ہے
اوسکو بری کہین گے اسواسطے کہ بری بفتح اول و کسر را و تشدید یا بمعنی پاک ہے کذا فی الغیاث اور اگر
ثبوت دونو ساکنون کا باہم جائز نہو اور لامحالہ سقوط ایک کا لابعینہ واجب ہو پس کہین گے کہ درمیان
ان دونون ساکنون کے مراقبہ ہے اور مراقبہ آٹھہ بحر وںمین آتا ہے اول بحر مضارع اور مقتضب
مین کہ ایک ان دو سببون سے ثابت رہتا ہے وجوباً اور ایک حذف ہوتا ہے وجوباً پس مفاعیلن
جب اول بحر مضارع مین پڑے کف یا خرب واجب ہے اور مفعولات جب اول بحر مقتضب مین پڑے
خبن یا طے واجب ہے چنانچہ بحر مضارع دائرے سے مکفوف نکلی ہے اور بحر مقتضب دائرے
سے مطوی نکلی ہے اور بحر مشاکل اور قریب اور جدید مین مراقبہ لازم ہے اور بحر سریع اور منسرح مین
غالب اور بحر خفیف مین جائز شرح خزرجیہ سے اور معنی مراقبہ لغت مین با یکدیگر نگہبانی کردن ہیں
پس فرق معاقبہ اور مراقبہ مین یہہ ہوا کہ معاقبے مین ثابت رکھنا دونون ساکنون کا بھی جائز ہے اور گرانا
ایک کا بھی جائز ہے اور مراقبے مین ثابت رکھنا دونون ساکنون کا جائز نہین اور سقوط ایک کا
واجب ہے اور محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ قسم دوم را حکمی نبود یعنی جہان سقوط دونون کا معاً جائز ہو جیسے فاعلاتن فعلات
فاعلاتن مین اوسمین کچھ حکم نہین یعنے حکم علاحدہ کی حاجت نہین مگر عبد اللہ خزرجی نے اوسکو متکانفہ لکھا ہے
پس متکانفہ عبارت ہے جواز حذف ہر دو ساکن مجاور در دو سبب سے معاً یا باقی رکھنا دونون کا معاً یا حذف
ایک کا لابعینہ اور در سریع اور منسرح اور بسیط اور رجز مین مستعمل ہوتا ہے **فصل ہفتم در تفصیل اوزان مستعمل**

از بحور یا چون از تقریر مقدمات فراغت حاصل شد بعد ازین بتفصیل بحرها و وزنها که در هر بحر استعمال کرده اند
مشغول شویم و عدد عروض و ضربها چنانکه عادت عروضیان هر لغتے هست ایراد کنیم و آنچه مارا در عروض
پارسیان و عدد اوزان ایشان بتحقیق نزدیکتر آید در هر موضع شرح دهیم ست فصل ساتوین تفصیل
اوزان مستعمل ہر بحر مین جو تقریر مقدمات سے فراغت حاصل ہوئی بعد اسکے تفصیل بحور اور اوزان
مستعملہ ہر بحر مین مشغول ہوتے ہین ہم اور عدد عروض اور ضرب کی جیسا کہ عادت عروضیان ہر لغت
کی ہے لکھتے ہین ہم اور جو کچھ کہ ہمکو عروض اہل فارس اور عدد اوزان اہل فارس مین تحقیق ہوا ہے
ہر جگہہ بیان کرتے ہین ہم و عادت عروضیان چنان ہست کہ ہر وزنی را بیتی بمثال آرند و ابیات
عروض عرب ہمیشہ ہمان ابیات آورند کہ خلیل احمد آوردہ است چہ در ان عروض تصرفی نرفتہ است پس
ما نیز ہمان ابیات بعینہا بیاوردیم و شواہد مزاحفات کہ او آوردہ است تخفیف کردیم اما در عروض پارسیان
ہر کسی بیتی دیگر آوردہ است ما ہم رعایت ابیات معین نکردیم و آنچہ اتفاق افتاد بیاوردیم و چون بسیار
وزنہا است کہ بتحقیق راجع با یک وزن است و ایراد امثلہ بازای ہمہ اقتضای تطویل بیفائدہ میکند بعضی
امثلہ کہ استغنا از ان حاصل باشد نیاوردیم و ابتدا بطویل کردیم چنانکہ خلیل احمد کردہ ست و دیگران باو
اقتدا کردہ ست اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ واسطے ہر وزن کی ایک بیت مثال کی لاتے ہین
اور بیتین عروض عرب کی ہمیشہ وہی بیتین لاتے ہین کہ خلیل احمد لایا ہے اسواسطے کہ اوس مین کوئی
تصرف نہین ہوا ہے پس ہم بھی وہی بیتین بعینہ لاوینگے اور ابیات شواہد مزاحفات کہ خلیل احمد
لایا ہے ہمنے اونکی تخفیف کی مگر عروض فارسی مین ہر شخص ایک بیت جداگانہ لایا ہے لہذا ہمنے
بھی رعایت ابیات معین کی نہین کی جیسا اتفاق پڑا ویسا لکھا اور بہت سے وزن ہین کہ جب تحقیق
کیجیے ایک وزن ٹھہرتا ہے اونکی مثالین لانا تطویل بیفائدہ ہے بعضی مثالین کہ اونکی احتیاج نہ پائی
نہین لائے ہم کہ اوران کر کی مثالین ضرور نہین اور ابتدا طویل سے کی ہمنے جیسے خلیل احمد نے
ابتدا اوس سے کی ہے اور اوروں نے پیروی خلیل احمد کی ہم طویل از بحرہای است کہ تازی گویان بحر طویل
خاص است و شعر پارسی برین بحر بتکلف باشد و اصلش در دائرہ فعولن مفاعیلن چہار بار باشد و
وسبب تازی وافی بکار دارند عروضش ہمیشہ مقبوض و ضرب ہم سالم و ہم مقبوض و ہم محذوف بکار دارند
پس اوزان مستعمل سہ باشد و شواہد این سہ بیت است یہہ بحر خاص ہے تازی مین شعر فارسی

اس مین تکلف سے خالی نہین اصل اوسکے دائرے مین فعولن مفاعیلن چار بار ہے اور بنا مین
یعنے استعمال تازی مین وافی لاتے ہین یعنے موافق سب ارکان دائرہ کے اگر یہ مزاحف ہو مستعمل
کرتے ہین اور عروض اوسکا یعنے آخر مصراع اول ہمیشہ مقبوض ہوتا ہے یعنی مفاعلن سیج اسی مصرع کے
کہ اوس مین عروض تابع ضرب ہوگا اور ضرب یعنے آخر مصراع ثانی کبھی سالم یعنے مفاعیلن اور کبھی مقبوض
یعنی مفاعلن اور کبھی محذوف یعنے فعولن مستعمل کرتے ہین پس اوزان مستعمل تین ہین اگر عروض
مقبوض اور ضرب سالم دوسرا عروض مقبوض اور ضرب مقبوض تیسرا عروض مقبوض اور ضرب محذوف
اور مطلب تقریر عروض و ضرب سے یہہ ہے کہ شاعر جب مصراع اول مین عروض واحد اور مصراع ثانی مین
ضرب واحد لائے چاہیے کہ اوسی طرح تمام قصیدے مین کہے اور پھر اختلاف عروض و ضرب مین روا نرکھے
مگر قدما نے بحر کامل مین اختلاف عروض کیا ہے اوسکا نام اقعاد ہے اور اختلاف ضرب کو تجرید
کہتے ہین یہہ دونون عیب مین داخل ہین کہ متاخرین نے اس سے احتراز لازم جانا ہے اور ان
تین اوزان کے شواہد یہہ تین شعر ہین م شعر اَبَا مُنذِرٍ کَانَتْ غُرُورًا صَحِیفَتِی * وَلَمْ اُعْطِکُمْ
فِی الطَّوْعِ مَالِی وَلَا عِرْضِی * عروض مقبوض است و ضرب سالم و تقطیعش بدینگونہ اَبا مُن فعولن
ذِرِنْ کانت مفاعیلن غرورن فعولن صحیفتی مفاعلن ولم اع فعولن طکم فططو مفاعیلن عمالی فعولن
ولا عرضی مفاعیلن و عادت عروضیان است کہ ہمہ شواہد را ہمین گونہ تقطیع ایراد کنند و ہرکہ
قواعد فہم کردہ باشد باین تطویل محتاج نباشد و آنکہ فہم نکردہ باشد او را صد چندین سود نکند پس
بتخفیف التقطیعات راضی آریم و بریک مثال تازی و یک مثال پارسی اقتصار کنیم ست پہلا
شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا مقبوض ہے اور ضرب سالم ہے اور تقطیع اوسکی خود محقق علیہ الرحمہ
نے لکھی ہے مگر ترجمہ شعر مذکور کا یہہ ہے کہ ای ابا منذر فریب تھا خط میرا نہین دیا مینے تمکو
مال اپنا اور عزت اپنی یعنے پہلا خط برضامندی نہ لکھا تھا اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ جملہ
شواہد کی اسی طرح تقطیع کرتے ہین پس جو شخص کہ فہم قواعد رکھتا ہے اس تطویل کا محتاج نہین ہے
اور جسکو فہم قواعد نہین ہے اوسکو صد برابر اسکے مفید نہین پس ہم ہر جگہہ تقطیع نہ لائینگے
فقط ایک تقطیع شعر عربی اور ایک تقطیع شعر پارسی پر اکتفا کرینگے مگر ترجمے مین البتہ
تقطیعات لکھے جاینگے م ب سَتُبْدِی لَکَ الْاَیَّامُ مَا کُنْتَ جَاہِلًا * وَیَاْتِیکَ بِالْاَخْبَارِ مَن

نم تزردو ✽ عروض وضرب ہردو مقبوض اند ت شعر دوسرا جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون
مقبوض ہین یعنے مفاعلن اور یہہ شعر قصیدہ سبعیہ سے ہے جو طرفہ بن العبد نے نعت رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہا ہے ترجمہ اوسکا یہہ ہے قریب ظاہر کریگا زمانہ واسطے تیرے
وہ چیز کہ جس سے تھا تو جاہل اور لاویگا واسطے تیرے اخبار وہ شخص کہ نہین توشہ دیا ہے تو نے
اوسکو یعنے مسائل شرعی بدون طمع و اجرت بیان کریگا تقطیع یہہ ہے ستبدی فعولن لکل ایا مفاعیلن ما کن
فعولن تجاہلا مفاعلن ویاتی فعولن کبلا خبا مفاعیلن من لم فعولن تزود وبی مفاعلن ✽ شعر
اقیموا بنی النعمان عنا صدورکم ✽ والا تقیموا صاغرین الرؤسا ✽ عروض مقبوض وضرب محذوف
ت عروض اس شعر کا مقبوض یعنے مفاعلن اور ضرب محذوف ہے یعنے فعولن معنی شعر کے یہہ ہین
راست کرو اے بنی نعمان ہم سے سینے اپنے یعنے کینہ دور کرو نہین تو رہوگے ہمیشہ ذلیل کرنے والے
سرون کے یعنے سردارون کے یعنے ہمیشہ ذلیل ہوگے تقطیع یہہ ہے اقیمو فعولن بنن نعما مفاعیلن
نعن نا فعولن صدورکم مفاعلن واللا فعولن تقیمو صا مفاعیلن غری تر فعولن ر و دسا فعولن ✽ و بیشتر
درین وزن فعولن راکہ بر ضرب مقدم بود مقبوض بکار دارند بر ینگونہ شعر وفاؤکم حتی اما ابالی من
النوی ✽ وان بان جیران علی کرامم ت اور اکثر ان وزن مین فعولن گو کہ مقدم ضرب سے
ہوتا ہے مقبوض استعمال کرتے ہین یعنے فعول جیسا اس شعر مین ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا معنی
یہہ ہین کہ اور جدائی کی یعنے یہان تک کہ نہین ڈر رکھتا ہون مین دشمنی سے اگرچہ ظاہر ہون مجھ سے دشمنی
ہمسائی بزرگ یعنے ہمسائی نزدیک میری آئین بعد اصرار کرین تو بھی یکجائی قبول نکردن اور اونکی
سے نہ ڈرون تقطیع یہہ ہے وفاؤکم فعولن حتت تا مفاعیلن ابالی فعولن منن نوا مفاعلن وان
فعولن بجیران مفاعیلن علی ی فعول کرامو فعولن لو ار دشمنی کرنا منتخب سے اور کرام بالکسر جمع
کریم منتخب سے ✽ ودر ہمہ اوزان علی الاطلاق ہر کجا بیت مصرع آرند مانند ابیات اول قصاید عروض
موافق ضرب کنند وضرب برحال خود بگذارند ت اور سب اوزان مین مطلق جس جگہ بیت مصرع لاتے
ہین یعنے مطلع مانند ابیات اول قصاید کے عروض موافق ضرب کے لاتے ہین یعنے مطلع کی عروض
وضرب مین فرق نہین ہوتا اور ضرب کو اپنے حال پر چھوڑتے ہین یعنے تمام ابیات قصائد مین
ضرب یکسان موافق ضرب مطلع کے لاتے ہین ✽ وامابطریق زحاف در طویل صدر مقبوض واثلم

واثرم شاید وحشو مقبوض و مکفوف وابتدا مقبوض وگاہ اثلم واثرم اما سخت نادر بود و در مفاعیلن کہ در حشو
افتد معاقبہ باشد میان یا و نون ست واما بطریق زحاف طویل مین صدر مقبوض یعنے فعولُ اور اثلم
یعنے فعلن اور اثرم یعنے فعلُ لائق ہے اور حشو مقبوض یعنے فعولُ ورمفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیلُ اور
ابتدا یعنے رکن اول مصرع ثانی مقبوض یعنے فعولُ اور کبھی اثلم یعنے فعلن اور اثرم یعنے فعلُ لائق ہے مگر
ابتدا کا اثلم اور اثرم ہونا بہت نادر ہے مثال مقبوض شعر اَتَطْلُبُ مَنْ اُسُودُ بِیْشَۃٍ دُوْنَہٗ ✤ اَبُو
مَطَرٍ وَعَامِرٌ وَاَبُو سَعْدٍ ✤ معنی یہہ کہ کیا طلب کرتا ہے تو اونکو کہ شیران بیشہ کمتر اونسے ہین ابو مطر اور
عامر اور ابو سعد تقطیع یہہ ہے اَتَطْلُ فعولن مَنْ اُسُو مفاعلن دُبِیْشَ فعولُ تِنْ دُوْنَہُوْ مفاعلن اَبُوْمَ فعولُ طَرِنْ
وَعَامِ مفاعلن مَرِنْ فعولُ اَبُوْسَعْدِنْ مفاعیلن مثال اثلم مکفوف شعر شَاقَتْکَ اَحْدَاجُ سُلَیْمٰی بِعَاقِلٍ
✤ فَعَیْنَاکَ لِلْبَیْنِ تَجُوْدَانِ بِالدَّمْعِ ✤ معنی یہہ کہ شوق مین ڈالا تجھکو ہودجہای مشوقہ سلیمی نے موضع
عاقل مین پس آنکھین تیری جدائی مین گراتی ہین آنسو تقطیع شاقت فعلن کَاَحْدَا مفاعیلُ جُسُلَیْمٰی فعولن
بِعَاقِلِنْ مفاعلن فَعَیْنَا فعولن کَلِلْبَیْنِ مفاعیلُ تَجُوْدَا فعولن نِبِدْدَمْعِیْ مفاعیلن مثال اثرم شعر
ھَاجَکَ رَبْعٌ وَاَرْسُمٌ اَرْسَمَہٗ بِالْلِّوٰی ✤ لِاَسْمَآءَ فِیْ آیَاتِہٖ الْمُوْرُ وَالْقَطْرُ ✤ معنی یہہ ہین ہیجان مین لایا
تجھکو مکان کہنہ نشان لوا مین اور لوا نام مقام کا ہے جو واسطے اسما کے تھا مٹا لے نشان اور
موج آب نے اور باران نے مور بالفتح درا رصلہ موج زدن اور بالضم باد با گرد وخاک منتخب سے تقطیع
ھَاجَ فعلُ کَرَبْعُنْ وَاَ مفاعیلن رْسُمُنْ رَسْ فعولن مُہُوْ بِلْلِوَا مفاعلن لِاَسْمَا فعولن ءَفِیْ آیَا مفاعیلن
تِہِلْ مو فعولن رُوَلْقَطْرُو مفاعیلن صدر اثرم اور عروض مقبوض اور باقی ارکان سالم ہین اور درمیان
مفاعیلن کے جو حشو مین آتا ہے معاقبہ ہے یعنے اثبات دونون ساکن اسباب کا جائز ہے یا حذف
ایک کا یا مفاعلن آئے گا یا مفاعیلُ ہم واما در فارسی انچہ بتکلف گفتہ اند بعضی ہم بمنوال عرب
گفتہ اند مثال وزن اول شعر ببردی دل وجانم بیک غمزہ ناگہان ✤ ببردی کہ من دادم تو خود بی گمان آنرا
زان ✤ تقطیعش ببردی فعولن دل وجانم مفاعیلن بیک غم فعولن زناگہا مفاعلن ببردی فعولن
کہ من دادم مفاعیلن تخودبی فعولن گمانآ بیان مفاعیلن و در تقطیع فارسی ہمین برابر مثال اقتصار
خواہم کرد ست لیکن پارسی مین جو کچھ بتکلف کہا ہے بعضون نے بروضع عرب کہا ہے مثال
وزن اول کی جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی ہے اور تقطیع بھی اوسکی خود لکھی ہے اور اسی تقطیع پر اکتفا کیا

چنانچہ سابق مین لکھی ہی کہا اتھا تو الہٰی تاکید اہے معنی شعر کے یہہ ہین لیگیا تو ای معشوق دل میرا اور جان میری
ایک عمر سے مین ناگاہ مگر خود نہین لیگیا تو بلکہ شبہ یا تحقیق کہ بیگناہ رہے تو اوس سے ہم و عادت
عروضیان پارسی آنست کہ ہر مثالی را مثالی مصرع ایراد کنند مثال مصرع این وزن بیت برآمد زر خسار
نگارین من ماہ ہے ۞ مگر یا ہم از نور رخ سوی وصل او راہ ہے ۞ و بعد ازین ایراد مصرعات ہم تخفیف
خواہم کرد ت اور عادت عروضیان فارسی کی یہہ ہے کہ مثال مین بیت مصرع لاتے ہین یعنے مطلع کہ
اوس مین ایک وہی اور ایک ترک ہو اور بیت اول ہم قافیہ تھی مگر ہم وزن نتھی مثال مصرع اس وزن
مذکور کی بارکان سالم جو متن مین لکھی ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ چہرہ میرے معشوق کا چاند سا چمکا
شاید اوسکی روشنی مین راہ وصل کی مجکو معلوم ہو تقطیع اوسکی یہہ ہے برامد فعولن زر خساری مفاعیلن
نگاری فعولن من گاہی مفاعیلن مگر یا فعولن ہم از نور رخ مفاعیلن سوی وص فعولن لاو راہی مفاعیلن بعد
اسکے ایراد مصرعات مین بھی کمی کرینگے ہم کہ غرض بیان وزن سے ہے ہم و بعضی عروضیان ما از
اوزان عرب تجاوز کردہ اند و بر قیاس دیگر بحرہای پارسیان زیادتی بر عروض مسبغ و معری با ضرب
مسبغ و عروض سالم با ضرب ہم سالم یا مقبوض مسبغ و معری و عروض مقبوض مسبغ و معری با ضرب مسبغ
و عروض مقبوض با ضرب مقبوض و مقصور و محذوف و ہر دو مقصور یا محذوف یا مخلط و بر مسدس و مربع
ہم مثالہا آوردہ اند و از ہمہ بطبع نزدیک تر سالم بود و ضا نہا از یکدگر جدا جدا اند بگوشہ بیت من از غم
گدازانم تو بی غم گدازانی ۞ من از عشق نالانم تو بی عشق نازانی ت اور بعضے عروضیان پارسی نے
اوزان عرب سے تجاوز کیا ہے اور بر قیاس اور بحور فارسی کی زیادتی مین یہہ اوزان لاتے ہین عروض
مسبغ یعنے مفاعیلان اور معری یعنی خالی تسبیغ سے مفاعیلن ساتھ ضرب مسبغ کے یعنے مفاعیلان
اور عروض سالم یعنے مفاعیلن ساتھ ضرب سالم کے یعنے مفاعیلن یا مقبوض مسبغ کے یعنے مفاعلان
یا مقبوض معری کو یعنی مفاعلن اور عروض مقبوض مسبغ یعنی مفاعلان اور معری یعنی مفاعلن ساتھ ضرب مسبغ کے یعنی مفاعیلان
اور عروض مقبوض یعنی مفاعلن ساتھ ضرب مقبوض کے یعنی مفاعلن اور مقصور کے یعنی فعولان اور محذوف کے یعنی فعولن
اور دونون مقصور یعنی عروض اور ضرب دونون فعولان یا محذوف یعنی عروض اور ضرب دونون فعولن
یا مخلط یعنی عروض فعولن ضرب فعولان یا بالعکس اور مسدس اور مربع کی بھی مثالین لاتے ہین لیکن
مجزو اور مشطور بھی کہا ہے اور سب سے موافق طبع کے بحر سالم ہے مثال بحر عروض مقبوض و ضرب محذوف

نیز گفتہ اند مثال سے نگاری کجا ہمتا بخوبی ندانمش ❊ چگونی کرا باشد تقش صبوری ❊ معلوم ہو کہ
یہہ وزن بھی جسکا عروض مقبوض مفاعلن اور ضرب محذوف فعولن ہو تفصیل مرقومہ مصنف مین داخل ہے
احتیاج اس حاشیہ کی نہ تھی اور سالم مین خالی جدا جدا اسطرح پر بیت جو متن مین لکھی ہے معنی اوسکے
یہہ ہین یعنی مین غم سے گدازش رکھتا ہون اور تو بزعم گدازش رکھتا ہے مین عشق سے نالاہون تو بے
عشق نازان ہے تقطیع یہہ ہے منز غم فعولن گدازانم مفاعیلن تبی غم فعولن گدازانی مفاعیلن منز عشق فعولن
فنالانم مفاعیلن تبی عشق فعولن فنازانی مفاعیلن هم اگر مسمط باشد بہتر بود و دیگر ارکان غیر عروض
وضرب در پارسی مزاحف بکار نتوان داشت چہ تکلف وزن و زحاف چون جمع شوند نفرت طبع زیادت
گردد ❊ اور اگر مسمط ہو بہتر ہے یعنے مطلع مین چارون جگہہ قافیے اور ابیات مین تین قافیے
اول اور قافیہ آخر موافق قافیہ مطلع کے یہہ زیادہ خوشنما ہے اور اور ارکان سوا عروض اور ضرب کے
فارسی مین مزاحف لانا نچاہیئے اسواسطے کہ یہہ بحر فارسی نہین ہے جب تکلف وزن اور تکلف زحاف
دونون جمع ہونگے نفرت طبیعت کی زیادہ ہوگی معلوم ہو کہ مثالین فارسی کی موافق ان ارکان کے
کتب سے ڈہونڈہ کر لکہنا مشکل اور موزون کر کے لکھہ دینا سہل مگر تطویل بیفائدہ کہ اہل فہم کو فقط لکھنا
ارکان کا کافی ہے اور یہہ اوزان بھی نامطبوع ہین فقط ضرورت ہے تو اتنی کہ شاید کوئی شعر کسی استاد کا
ان زحافون مین نکل آوے تو تقطیع مشکل نہو ❊ مدید ہم از بحرہای تازیان است و اصلش در دایرہ فاعلاتن
فاعلن چہار بار بود و در بنا مجزو بکار دارند و او را سہ عروض و پنج ضرب باشد و بر شش وزن مستعمل است
و شواہد این شش بیت ست ❊ مدید بھی بحر تازیون کی ہے اور اصل اوسکے دایرے مین فاعلاتن
فاعلن چار بار ہے اور اوسکو مجزو استعمال کرتے ہین یعنے مسدس اور اوسکے تین عروض یعنی سالم
اور محذوف اور مخبون محذوف اور پانچ ضربین یعنی سالم اور مقصور اور محذوف اور ابتر اور مخبون محذوف
ہین اور چھہ وزن پر مستعمل ہے ہر چند احتمال عقلی مقتضی پندرہ اوزان کا ہے کہ تین کو جب پانچ تین
ضرب رتبہ پندرہ ہوتے ہین مگر مستعمل فقط چھہ ہین اونکی تبیین یہہ ہین ❊ شعر ❊ یا لبکر انشروا
لی کلیبا ❊ یا لبکر این این الفرار ❊ عروض و ضرب ہر دو سالم است ❊ پہلا شعر جو متن مین
لکھا ہے عروض اور ضرب اوسمین دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن ترجمہ یہہ ہے لے قبیلہ بکر میرے واسطے
کلیب کو جلاؤ یعنی میری طرف کلیب کو اے قبیلہ بکر کہان ہے کہان سے فرار کلیب بالضم و فتح لام تصغیر

اور نام ایک مرد کا کہ اوسکو کلیب بن وایل کہتے ہین منتخب سے تقطیع یہہ ہے یا لبکرن فاعلاتن
انشروفاعلن لی کلیبین فاعلاتن یا لبکرن فاعلاتن این ای فاعلن نلفرار فاعلاتن م شعر
لَا یَغُرَّنَّ امْرَأً عَیْشُہٗ کُلُّ عَیْشٍ صَائِرٌ لِلزَّوَالْ * عروض محذوف وضرب مقصور بیت است دوسرا شعر
یہہ ہے جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے یعنے فاعلن اور ضرب اوسکی مقصور ہے
یعنے فاعلان معنی شعر کی یہہ ہین چاہیے کہ فریب نہ دے آدمی کو زندگانی اوسکی سواسطے کہ ہر عیش نقل
کرنے والا ہے طرف زوال کے صیر بالفتح گشتن و میل بودن منتخب سے تقطیع یہہ ہے لا یغرن فاعلا
نمرا فاعلن عیشہو فاعلن کل عیش فاعلاتن صایرن فاعلن لزوال فاعلان م ج شعر اِعْلَمُوْا اِنِّیْ لَکُمْ
حَافِظٌ * شَاہِدًا مَا کُنْتُ اَوْ غَائِبًا * ہر دو محذوف اند ت تیسرا شعر جو محقق نے لکھا عروض او ضرب
اوسکی دونون محذوف ہین یعنے فاعلن معنی یہہ ہین جانو تم تحقیق مین واسطے تمہارے نگہبان ہون
حاضر ہوؤن یا غایب تقطیع یہہ ہے اعلموان فاعلاتن نے لکم فاعلن حافظن فاعلن شاہدن فاعلاتن
کنت او فاعلن غایبن فاعلن م شعر اِنَّمَا الذَّلْفَاءُ یَاقُوْتَۃٌ * اُخْرِجَتْ مِنْ کِیْسِ دِہْقَانٖ * عروض
محذوف وضرب ابتر است ت چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے
یعنے فاعلن اور ضرب اوسکی ابتر ہے یعنے فعلن بسکون عین معنی اوسکے یہہ ہین نہین ہے
زن زانیہ مگر ایک یاقوت کہ نکلی ہے کیسہ رئیس تریہ سے یعنے غیر مستعمل ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
انمذ ذل فاعلاتن فا ریا فاعلن قوتتن فاعلن اخرجت من فاعلاتن کیس د فاعلن قان فعلن م شعر
لِلْفَتٰی عَقْلٌ یَعِیْشُ بِہٖ * حَیْثُ تَہْدِیْ سَاقَہٗ قَدَمُہٗ * ہر مجنون محذوف اند ت شعر پانچوان جو
محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے عروض اور ضرب دونون مجنون محذوف ہین یعنے فعلن تحریک
عین ترجمہ یہہ ہے واسطے جوان کے عقل ہے کہ زندگی کرتا ہے ساتھ اوسکے جسطرح رہبر کرتی ہے
پنڈلی اوسکی اوسکے قدم کی یعنے اوسکی عاقبت بینی کام آتی ہے اور ہدایت کرتی ہے عواقب امور
کے مصرع ع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست * تقطیع اوسکی یہہ ہے للفتا عق فاعلاتن لن یعی
فاعلن شبہی فعلن حیث تہدی فاعلاتن ساقہو فاعلن قدمہ فعلن م و شعر رُبَّ نَارٍ بِتُّ
اَرْمُقُہَا تَقْضِمُ الْہِنْدِیَّ وَالْغَارَا * عروض مجنون محذوف ست وضرب ابتر ت چھٹا شعر جو متن
مین لکھا ہے عروض مجنون محذوف ہے یعنے فعلن تحریک عین اور ضرب ابتر یعنے فعلن بسکون

مین معنی یہہ ہین اگر آگ کو وقت رات سے دیکھتا تھا مین کہ نورانی تھی گو دہنکی اور اخگار اسکے نو تکر تھا میری لو ذار
خوشبو دار درخت کے تقطیع یہہ ہے رب بنار ن فاعلاتن بت تارفاعلن ہتگما فعلن تقصل ہن فاعلاتن دی
یول فاعلن نار فعلن ہم و بعضی مشطور رو داشتہ اند یا تخلیل نیاورده ست ت اور بعضون نے
یہہ بحر مشطور روا رکھی ہے یعنے مربع اور تخلیل نہین لایا ہے جیسے یہہ بیت یا لبکر لا تنشرو *
لیس لی عذر من فی * تقطیع یا لبکرن فاعلاتن لا تنشرو فاعلن لیس ذاحی فاعلاتن تن ونافاعلن
اور زجاج نی اسکو رمل مجزو محذوف الضرب العروض قرار دیا ہے ہم و بطریق زحاف خبن و کف
و شکل در ارکان دیگر بکار دارند و میان نون فاعلاتن والف فاعلن معاقبہ باشد ت اور بطریق
زحاف کے خبن یعنے فعلاتن اور فعلن اور کف یعنے فاعلات اور شکل یعنے فعلات آتا ہے صدر
اور ابتدا اور حشو مین سوا عروض و ضرب کے اور عروض و ضرب کا بیان پہلے ہو چکا اور درمیان نون
فاعلاتن کے اور الف فاعلن کے معاقبہ ہے یعنے یا دونون ثابت رہین گے یا ایک ان دونون
گریگا مثلاً فاعلاتُ فعلن اس بحر مین نہ آئے گا ہم اما در پارسی بتکلف بر قیاس دیگر بحرہای ایشان
در وافی عروض و ضرب ہر دو مذال یا ہر دو سالم یا مختلط و عروض سالم و ضرب مخبون یا مقطوع و ہر دو
مخبون یا ہر دو مقطوع یا مختلط و در مجزو ہر دو سالم و عروض سالم و ضرب مقصور و ہر دو مقصور یا محذوف
یا مختلط و عروض محذوف یا مخبون محذوف و ضرب مخبون محذوف یا ابتر بکار داشتہ اند و اشلہ
آورده و مشطور ہم بکار داشتہ اند و از ہمہ تقطیع نزدیکتر وافی بود و ہم سالم بر ینگونہ بیت بادہ برگیر
ای صنم زود بروار و بزن * چند خواہی خورد غم دور کن از دل حزن * ت و اما فارسی بہ تکلف
موافق اور بحور عرب کے وافی مین عروض اور ضرب دونون مذال یعنے فاعلان یا دونون سالم
یعنے فاعلن یا مختلط یعنے ایک جگہہ فاعلن اور ایک جگہہ فاعلان اور عروض سالم یعنے فاعلن
اور ضرب مخبون یعنے فعلن یا مقطوع یعنے فعلن اور دونون عروض و ضرب مخبون یعنے فعلن یا دونو
عروض و ضرب مقطوع یعنے فعلن یا مختلط یعنے ایک جگہہ فعلن اور ایک جگہہ فعلن اور مجزو مین
دونون سالم یعنے فاعلاتن اور عروض سالم یعنے فاعلاتن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان اور دونون
مقصور یعنے فاعلان یا دونون محذوف یعنے فاعلن یا مختلط یعنے
ایک جگہہ فاعلن اور ایک جگہہ فاعلان اور عروض محذوف یعنے فاعلن یا مخبون محذوف یعنے

[illegible]

فعلن بتحریک عین اور ضرب مجنون محذوف یعنے فعلن بتحریک عین یا ابتر یعنے فعلن بسکون عین
استعمال کیا ہے اور مثالین اونکی لائے ہین اور مشطور یعنے مربع کا بھی استعمال کیا ہے اور سب سے
موافق طبع وافی ہے اور سالم بھی بیت اوسکی مثال کی مرقومہ متن ہے بادہ زن اوس مین معنی شراب
نوشیدن ہے اور بحزن بفتحتین اور بالضم بمعنی اندوہ منتخب اور کشف اور غیاث سے تقطیع یہہ ہے
بادہ گی فاعلاتن رسی صنم فاعلن بخ ودبرد فاعلاتن رو بزن فاعلن خندخا ہے فاعلاتن خرد غم
فاعلن ورکن از فاعلاتن دل بحزن فاعلن ہم وہمہ ارکان مجنون نیز گفتہ اند وہم از دیگران بہتر بود
برینگونہ بیت زلبانت بہر ابیکے بوسہ چرا + گفتی شاد مرانہ بترسی زخدات اور سب ارکان
مجنون بھی کہے ہین اور یہہ بھی اور وزنون سے بہتر ہے مثال متن مین ہے زلبانت بیکی از لبہا
تو وتقطیع یہہ ہے زلبانت فعلاتن بہر ابیکے بو فعلاتن سہ چرا فعلن گفتی شا فعلاتن دمرا
نہ فعلن بترسی فعلاتن زخدا فعلن ہم و مشطور این بحر از بہر آنکہ برمل نزدیکتر بود خوش آید برینگونہ
بیت یکبار ای بہ بہار دگر + لطف کن بہا نگر + ست اور مشطور اس بحر مین یعنی مربع سب سے
کہ رمل ہے نزدیک تر ہے خوشنما ہے تقطیع بیت مثال مرقومہ متن کی یہہ ہے یکبار ای بہ فاعلاتن
واد گر فاعلن لطف کن فاعلاتن بہا نگر فاعلن ہم مقلوب طویل مفاعیلن فعولن چہار بار بود بہرامی
از فرالاوی شاعر نقل کردہ است کہ او بدوقی این بحر شعر گفتہ است و یک بیتش این ست بیت
نگاری دلربائی ربود از من دل من + من بدل چگونہ اند بوسہ ستانم زت مقلوب طویل مفاعیلن
فعولن چار بار ہے بہرامی نے فرالاوی شاعر سے نقل کی ہے کہ اوسنے اس بحر کے وزن مین شعر
کہے ہین ایک بیت اوسکی یہہ ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی تقطیع یہہ ہے نگاری دل مفاعیلن
ربائی فعولن ربود از من مفاعیلن دل من فعولن منی بدل مفاعیلن چگونہ فعولن اند بوسہ مفاعیلن
ستانم فعولن سب ارکان سالم ہین ہم ومجزو اخرب بیتی تمام شعر او این ست شعر بروز جہان سیہ
و تنگ است + تا باشمن آن بت بجنگ است + ست اور وزن مجزو اخرب مین بھی فرالاوی کی
بیت ہے جو متن مین لکھی ہے شمن بفتحتین بمعنی بت پرست برہان اور سراج اور غیاث سو اشارہ
طرف عاشق کے کہ معشوق پرست ہوتا ہے معنی بیت کے یہہ ہین کہ جہان روشن میری آنکھون مین
سیاہ اور تنگ ہے جب سے جدا عاشق سے وہ بت یعنے معشوق لڑائی میں شمن بمعنی بجوسن

بحر طویل

تم کلامہ ظاہرا یہہ معنی مصنوعی ہین تقطیع بیت کی یہہ ہے پر نو مفعول جہاں فعول یہو تنگست مفاعیلن
تا باشن مفعول مناب فعولن بیجگ است فعولان صدر اور ابتدا اخرب ہے اور عروض مسبغ اور ضرب
مقصور اور حشو مصراع اول مقبوض ہم و برین قیاس در وافی و مجزو مسبغ و سری و مختلط ذکر کرده وار
مجزو محذوف و مقصور و مختلط و ہمچنین اخرب مکفوف است اور اسی قیاس پر وافی مین یعنی مثمن
مین اور مجزو مین یعنی مسدس مین مسبغ یعنی فعولان اور مفاعیلان اور سری یعنی فعولن اور مختلط
اور مختلط یعنے کہین مسبغ اور کہین سالم کا ذکر کیا ہے اور مجزو مین یعنے مسدس مین محذوف
فعولن اور مقصور یعنے فعولان اور مختلط یعنے کہین فعولن اور کہین فعولان کا ذکر کیا ہے
اخرب یعنے مفعول اور مکفوف یعنے مفاعیل صدر اور ابتدا مین لایا ہے ہم اما در عرب و عجم از کسے دیگر
شعرے برین بحر معلوم نشده است محقق علیہ الرحمہ نے یہہ عبارت بعد بیان مزاحفات
کے لکھی ہے مطلب یہہ کہ عرب اور عجم مین اور کسی سے کوئی بیت مزاحفات مین اس بحر کی
نہین سنی گئی صاحب حاشیہ اس مطلب کو نہ سمجھا اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ اما در عرب
ازین اشعار امرء القیس برین بحر نقل کرده شد پس حصر تتبع مصنف تمام نا تمام
پس دونون شعر کہ رسائل امرء القیس سے سابق لکھی گئی سالم ہین نہ مزاحف ہم بسیط
تازیان ست و چہار شش در دائره مستفعلن فاعلن چہار بار بود و او را سہ عروض و پنج ضرب
بر شش وزن مستعمل است دو وافی و چہار مجزو و ابیات این ست بسیط یعنی بحر ہے
اور اصل اوسکے دائرے مین مستفعلن فاعلن چہار بار ہے اور اوسکے تین عروض یعنی
سالم اور مقطوع اور پانچ ضرب ہین یعنی مخبون اور مقطوع اور مذال اور سالم اور مقطوع ثانی یعنی وافی مین
مقطوع فاعلن سے فعلن ہے اور مجزو مین تقطیع مستفعلن سے مفعولن ہے پس یہہ
ہوئین کہ دو وزن ہین اگرچہ علت ایک ہے صاحب حاشیہ اس مطلب کو بھی نہ سمجھا اور یہہ حاشیہ
لکھا ح قولہ پنج ضرب یعنی مخبون و مقطوع و مذال و سالم و مخبول تم کلامہ پس مخبول اس بحر
کوئی ضرب نہین مگر ایجاد بنده آمده چہ وزنون پر مستعمل ہے ہر چند از روی احتمالات عقلی کے
پندره وزن ہوتے ہین کہ تین کو جب پانچ مین ضرب دیجئے پندره ہون مگر یہہ استعمال
مین ہین دو وافی اور چار مجزو تین یہہ ہین ہم اشعر یا حاذ کا از تین منتظم

اَیْقِنْہَا سَوْقَۃٌ تَبْتَلِی وَلَا مَلِکٌ * عروض وضرب ہر دو مجنون ست ست پہلا شعر جو مرقوم متن سے ہے
عروض اور ضرب دونون مجنون ہین یعنی فعلن بتحریک عین معنی شعر کے یہہ ہین ای حارث
چاہیے کہ نہ ڈرا جاوے نہین تم سے اوس بلا مین کہ نڈر اگیا ہو اوس مین کوئی بازاری قبل میرے
اور نہ بادشاہ اور مراد بلا ہجو ہے یعنی تم باعث اسکے نہو کہ مین ہجو تمہاری کرون ایسی کہ کسی نے
کبھی نکی ہو تقطیع یہہ ہے یا حار لا مستفعلن بہین فاعلن منکم بدا مستفعلن ہتہین فعلن لم یلقہا مستفعلن سوقتن
فاعلن تبلی ولا مستفعلن ملکو فعلن هم ب شعر قَدْ اَشْهَدُ الْغَارَةَ الشَّعْوَاءَ تَحْمِلُنِیْ * جَرْدَاءُ مَعْرُوقَۃُ
اللَّحْیَیْنِ سُرْحُوْبُ * عروض مجنون ضرب مقطوع است واین ہر دو بیت از وافی است ست
دوسرا شعر جو مرقوم متن سے ہے عروض اوسکا مجنون یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب مقطوع یعنے
فعلن بسکون عین ہے معنی یہہ ہین کہ بتحقیق حاضر ہوتا ہون تاراج اور جلے متفرقہ مین درحالیکہ
اوٹھاتی ہے مجکو اسپ مادہ کم موٹی خشک کلہ اور دراز یہہ تینون عرب مین صفات اسپ ہین تقطیع
یہہ ہے قد اشہد لِ مستفعلن غارتش فاعلن شواۃ مستفعلن ملنے فعلن جرداء مستفعلن معروقتل
فاعلن لحیین سر مستفعلن حوبو فعلن اور یہہ دونون بیتین وافی ہین هم ج شعر اِنَّا ذَمَمْنَا عَلٰی مَا خَیَّلَتْ
سَعْدَ بْنَ زَیْدٍ وَعَمْرًا مِنْ تَمِیْمٍ * عروض سالم وضرب مذال است ست تیسرا شعر جو مرقوم متن ہے
عروض اوسکا سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مذال یعنی مستفعلان معنی یہہ ہین تحقیق کہ ہجو کی ہمنے
اوپر اس بات کے کہ خیال کیا معشوقہ نے سعد ابن زید اور عمر کا کہ قبیلہ بنی تمیم سے ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے اننا ذمم مستفعلن نا علا فاعلن ما خی یلت مستفعلن سعد بن زی مستفعلن دن و عمر فاعلن
رن من تمیم مستفعلان هم ر شعر مَاذَا وُقُوْفِیْ عَلٰی رَبْعٍ عَفَا * مُخْلَوْلِقٍ دَارِسٍ مُسْتَعْجِمٍ * عروض وضرب
سالمند ست چوتھا شعر جو مرقوم متن سے ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مستفعلن معنی
یہہ ہین شاعر خستہ کہتا ہے کیا ہی توقف میرا اوس مکان پر کہ خالی ہے معشوقہ سے اور کہنہ
اور خاموش حالات معشوقہ سے تقطیع یہہ ہے ماذا وقو مستفعلن فی علی فاعلن ربعن عفا مستفعلن
مخلولقن مستفعلن دارسن فاعلن مستعجمی مستفعلن هم ہ شعر سِیْرُوْا مَعًا اِنَّمَا مِیْعَادُکُمْ * یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ
بَطْنَ الْوَادِیْ * عروض سالم اور ضرب مقطوع است ست پانچوان شعر جو مرقوم متن سے ہے عروض
اوسکا سالم یعنے مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنے مفعولن معنی یہہ ہین سیر کرو تم یکجا ہو کر سوا اسکے

نہین ہے کہ وعدہ وتمہارا روز سہ شنبہ کو ہے مقام خاص مین یاصو امین تقطیع یہ ہے سیروتن مستفعلن
انما فاعلن میعاد کم مستفعلن یو مثلا مستفعلن ثا رلبط فاعلن نلوادی مفعولن هم وشعر یا اہیج
الشوق من اطلالی اضحت قفار اکوحی الواحی * عروض وضرب ہر دو مقطوعند واین چہار
مجزو است و این بیت آخر را مخلع خوانند بیت چھٹا شعر جو مرقوم ہوا متن سے ہے عروض اور ضرب دونون
مقطوع ہین یعنی مفعولن معنی یہ ہین کونسی چیز ہیجان مین لائے میرے شوق کو دیکھنے سے آثار
خانہای معاشیق کے کہ خالی ہوئے ہین مثل مکتوب کاتب کے دلالت مین اوپر لکھنے والے
یا مثل حروف اور نقطہا سے متفرقہ کے تقطیع یہ ہے یاہی یجش مستفعلن شوق من فاعلن اطلالن
مفعولن اضحت قفا مستفعلن رن کوح فاعلن یلواحی مفعولن یہ چارون بیتین مجزو ہین اور اس
بیت آخر کو یعنی مقطوع العروض والضرب کو مخلع کہتے ہین وکذا فی المفتاح مراد یہ کہ اصطلاح
اہل عروض مین اس وزن کا بسیط مین مخلع نام ہے خواہ آخر مین مفعولن مقطوع ہو خواہ فعولن
مخبون مقطوع اور بعضے فعولن کو مستفعلن سے مخلع کہتے ہین هم و دیگر ارکان مخبون بکار دارند
و در مستفعلن مطوی مخبون بکار دارند و عروض وضرب مقطوع را مخبون روا دارند تا بروزن فعولن آید
ست اور سوا عروض وضرب کے مخبون استعمال کرتے ہین یعنے مفاعلن مثال مخبون شعر
لقد خلقت حقب بصر وفہا عجب فاحدثت غیرا واعقبت دولا * معنی یہ ہین کہ بتحقیق گذری
زمانی کہ گردشین اونکی جلبے عجب ہین پس پیدا کیے تغیرات اور عقب مین چھوڑین دولتین
تقطیع یہ ہے لقد خلت مفاعلن حقبن فعلن بصر وفہا مفاعلن عجبن فعلن فاحدثت مفاعلن
غیرن فعلن وعقبت مفاعلن دولا فعلن سب ارکان مخبون ہین و در مستفعلن مطوی کو مخبون
کر کے استعمال کرتے ہین یعنی مفتعلن کو فعلتن کر کے استعمال مین لاتے ہین مثال مطوی مخبون
کی کہ اوسکو مخبول کہتے ہین شعر وزعموا انہم لقیہم رجل فاخذوا مالہ وضربوا عنقہ *
وزن اسکا فعلتن فاعلن فعلتن فعلن ہے صدر اور ابتدا اور حشو مخبول ہے اور عروض اور ضرب
مقطوع کو مخبون روا رکھتے ہین کہ مفعولن بروزن فعولن آتا ہے مثال مخبون مقطوع کی شعر
اصبحت والشیب قد علانی * یدعو حثیثا الی الخضاب * معنی یہ ہین صبح کی مینے
اور میری مجبیر ودوڑی اور جالے کہ بلاتی ہے از روی ابر انگیختگی کے طرف خضاب کی تقطیع یہ ہے

اسبحث وش مستفعلن شیب قد فاعلن علانی فعولن یدعو حتی مستفعلن کل الکل فاعلن خضابی فعولن
هم و دیگر وتنی آمده از مجزو و در شواذ که خلیل نیاورده و آن این است که شعر ان شواثر و تشوه
نجیب البازل الامون * عروض مخبون احذ است و ضرب مخبون مقطوع ست اور ایک وزن
اور شاذ آیا ہے کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہے شعر اوسکا ترجمہ متن سے ہے عروض اوسکا مخبون
احذ ہے یعنے فعل اور ضرب مخبون مقطوع یعنے فعولن معنی یہ ہین تحقیق کہ کباب اور نشہ
اور دو دھ نا شتر نہ سالہ اور ناقہ قوی خلقت کا اور خبر اسکی بیت آخر مین ہے تقطیع یہ ہے
ارنن سوا مستفعلن ان ونش فاعلن وتن فعل وتجبل فعلتن بازل فاعلن اموی فعولن اور وہ بیت
آخر یہ ہے بیت من لذة العیش والفتی * للدهر والدهر ذو فنون * معنی ظاہر ہین م
واما در پارسی بتکلف در روانی بر عروض مذال یا معری یا ضرب مذال و یا ضرب سالم و عروض سالم
با ضرب مخبون مذال یا ضرب مذال و یا ضرب مخبون و یا ضرب اعرج و یا ضرب مقطوع و عروض
مخبون معری و مذال با ضرب مخبون مذال و عروض مخبون با ضرب هم مخبون یا اعرج یا مقطوع
و در مجزو بر عروض معری و مذال با ضرب مذال و عروض سالم با ضرب سالم و اعرج و مقطوع و عروض
اعرج یا مقطوع با ضرب هم اعرج یا مقطوع امثلہ آورده اند و درین دو ضرب اخیر خبن هم بکار دارند
تا بوزن فعولان یا فعولن آید ست اما فارسی مین بہ تکلف وافی مین شعر کہے ہین اسطرح پر
کہ عروض مذال یعنے فاعلان یا معری یعنی فاعلن ساتھ ضرب مذال یعنے فاعلان یا ضرب سالم
یعنے فاعلن کی اور عروض سالم یعنے فاعلن ساتھ ضرب مخبون مذال یعنی فعلان یا ضرب مذال
یعنے فاعلان و یا ضرب مخبون یعنی فعلن یا ضرب اعرج یعنے فعلان یا ضرب مقطوع یعنی فعلن کی
اور عروض مخبون معری یعنی بدون اذالت فعلن اور مذال یعنی فعلان بتحریک عین ساتھ
ضرب مخبون مذال یعنے فعلان بتحریک عین کے اور عروض مخبون یعنے فعلن بتحریک عین ساتھ
ضرب مخبون یعنے فعلن بتحریک عین یا اعرج یعنے فعلان بسکون عین یا مقطوع یعنے فعلن
بسکون عین کے آور مجزو مین عروض معری بدون اذالت یعنے مستفعلن اور مذال یعنی مستفعلان
ساتھ ضرب مذال یعنے مستفعلان کے اور عروض سالم یعنی مستفعلن ساتھ ضرب سالم یعنی مستفعلن
اور اعرج یعنے مفعولان اور مقطوع یعنے مفعولن کی اور عروض اعرج یعنے مفعولان یا مقطوع یعنی

مفعولن ساتھ ضرب اعرج یعنے مفعولان یا مقطوع یعنی مفعولن کی مثالین انکی لاسکے ہین اور ان
دونون ضربون اخیر مین یعنی مفعولان اعرج اور مفعولن مقطوع مین خبن بھی استعمال کیا ہے کہ
بروزن فعولان یا فعولن لائے ہین هم وقومی پندارند کہ مخلّع اسم فعولن است کہ فرع مستفعلن است
در بسیط مجزو ونہ چنان ست بل مخلّع اسم وزنی است از بسیط مجزو کہ عروض وضربش مقطوع باشد
خواہ مخبون خواہ غیر مخبون ست اور ایک قوم گمان کرتی ہے کہ مخلّع اسم فعولن کا ہے مستفعلن سے
بسیط مجزو مین اور ایسا نہین ہے بلکہ مخلّع نام وزن کا ہے بسیط مجزو سے کہ عروض اور ضرب اوسکی
مقطوع ہو خواہ مخبون یعنے فعولن خواہ غیر مخبون یعنے مفعولن اور سکاکی نے بھی یہی کہا ہے مگر
بدون تعمیم یعنی ایسے وزن کا نام مخلع ہے بسیط مجزو مین هم دبپارسی شاید کہ ہمہ ارکان مخبون
بکار دارند یا ہر چہ فاعلن بود مخبون بود وبس وشاید کہ ہر دو مستفعلن مطوی بود وچنان بہتر کہ ہر
زحاف کہ استعمال کنند در ہمہ مواضع آن قصیدہ مطرد بود مگر تسکین اوسط در مفتعلن وفعلن کہ آن
ہر جائی کہ خواہند شاید مثال وافی عروض وضرب سالم شعر زعشق آن بیوفا افتادہ ام در بلا *
ہرگز نگوید مرا برخیز ویکدم بیات اور پارسی مین چاہیے کہ سب ارکان مخبون مستعمل کرین
یا کہ جہان فاعلن ہو مخبون ہو جاوی اور بس یعنی فعلن پس یہ وزن ہوگا مستفعلن فعلن مستفعلن
فعلن اور چاہیے کہ دونون مستفعلن مطوی ہون یعنی مفتعلن پس یہ وزن ہوگا مفتعلن فاعلن
مفتعلن فاعلن اور بہتر یہ ہے کہ جو زحاف استعمال کرین قصیدے مین ہر جگہہ وہی لائین
مگر تسکین اوسط مفتعلن اور فعلن مین جس جگہہ کرین زیبا ہے مثال وافی عروض اور ضرب سالم
کی شعر جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے ازعشق آ مستفعلن بیوفا فاعلن افتادہ ام مستفعلن
در بلا فاعلن ہرگز نگو مستفعلن ید مرا فاعلن برخیز یک مستفعلن دم بیا فاعلن مطرد بضم میم وتشدید
طاء مفتوح وکسر راء مستقیم وبر یک وتیرہ شوندہ وتعقب یکدیگر شوندہ منتخب اور صراح اور غیاث سے
ع واگر عروض وضرب مخبون کنند آن بہتر کہ فاعلن ہمہ جا مخبون بود بدینگونہ شعر کردم زر دست
صفا منزل بجوی وفا * دیدم نگار مرا جای شگرف رچہ جا ست اور اگر عروض اور ضرب کو مخبون
کرین بہتر یہ ہے کہ فاعلن سب جگہہ مخبون ہو جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہے دو لفظ مرا دو ہمین
معنی خودرا ہی تقطیع اوسکی یہ ہے کردم زر دست مستفعلن ت صفا فعلن منزل بجو مستفعلن ی وفا فعلن